سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار

THE ALHAKAM
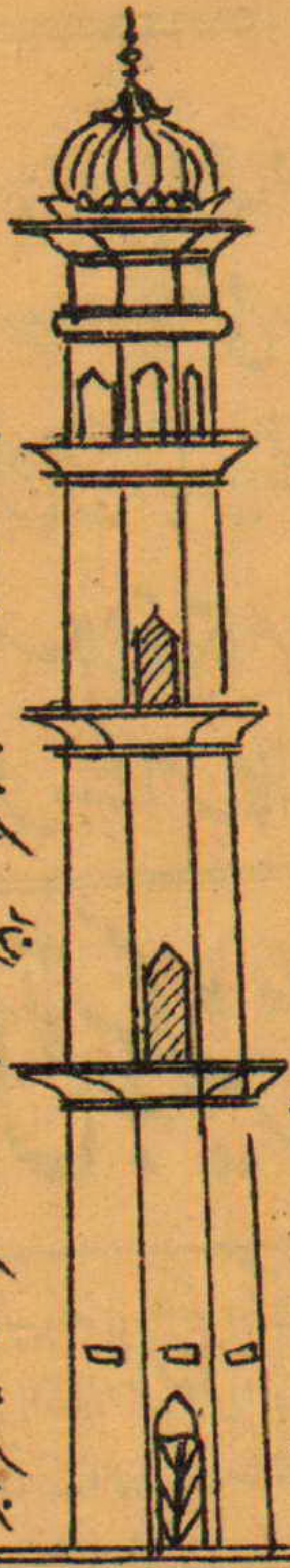
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر ۔ بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیاں بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ہفتہ وار

الحکم

مدیر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح دار الامان قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

نمبر (۲۷)	مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ روز سہ شنبہ (منگل)	جلد ۲۷

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا [illegible] فضل و کرم سے اچھی ہے۔
تمام خاندان مسیح موعود میں بھی خیر و عافیت ہے۔

(۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب تا حال منصوری تشریف رکھتے ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) کانفرنس مذاہب کی مختصر روئداد چھپکر شائع ہو گئی ہے اور اس ہفتہ دفتر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ میں اس کی ۲۵ کاپیاں موصول ہوئی ہیں۔ پانچسو صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۱۴؍ روپے جو صاحب منگانا چاہیں دفتر مذکور سے منگا سکتے ہیں۔

(۴) خدا کے فضل سے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں دن بدن لڑکوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے قصبہ کے علاوہ محلہ دار الفضل میں مولوی محمد دین صاحب مبلغ امریکہ کی کوٹھی بھی لی گئی ہے

(۵) بارش کے سبب قادیان جزیرہ نما بن گیا ہے

خطاب بہ نوجوانانِ جماعت احمدیہ

(از جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

حُسن اپنا نظر آیا تو کیا آیا نظر — غیر کا حُسن بھی دیکھے وہ نظر پیدا کر

چشمِ احباب میں گر تو نے جگہ پائی تو کیا — حُسنِ احسان سے دلِ خصم میں گھر پیدا کر

یہ زر و مال تو دنیا ہی میں رہ جائیں گے — حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر

ہے وہ کس کام کا گر خشک ہے نخلِ ایماں — سینچ عرفان کے پانی سے ثمر پیدا کر

احمدی! اگر تجھے بننا ہے صحابہ کا مثیل — دست بازو۔ وہ دل و سر وہ جگر پیدا کر

پھر وہی نالہ۔ وہی نیم شبی اُن کی دعا — پھر وہی گریہ وہی دیدۂ تر پیدا کر

پھر وہی رنگِ وفا اور وہی شورشِ عشق — پھر وہی سوز وہی دردِ اثر پیدا کر

(خواجہ سٹیم پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا)

پھر وہی زہد وہی تقویٰ وہی نفس کشی
وہ تقدس و طاعت و بے نفسی صدق اخلاص
دین پر مال و تن و جان تھے اُن کے قرباں
نشان اسلام کی قائم جو اُنھوں نے کی تھی
سخت مشکل ہے اس چال سے منزل کیلئے

ہاں وہی ضبط وہی غضِ بصر پیدا کر
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر
نقشہ عالم میں وہی بار دگر پیدا کر
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پر پیدا کر

قابل توجہ سکرٹری صاحبان تبلیغ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجلس مشاورت منعقدہ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۵ء میں تبلیغی امور پر بحث کرتے ہوئے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کے سامنے ایک سوال یہ بھی پیش ہوا تھا کہ رپورٹ تبلیغی ہفتہ وار ہوگی۔ یا پندرہ روزہ یا ماہوار اسکے جواب میں مختلف آراء ظاہر کی گئیں تھیں۔ قلیل تعداد احباب کی ایسی بھی تھی جس کی خواہش تھی کہ رپورٹ ہفتہ وار جانی چاہیئے کچھ احباب ایسے بھی تھے جو پندرہ روزہ رپورٹ کو ترجیح دیتے تھے۔ اور اکثر حصہ ایسا تھا کہ جس نے ماہوار رپورٹ کو پسند کیا تھا۔ میرے نزدیک ہفتہ وار رپورٹ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ روزہ رپورٹ کا التزام بہتر تھا۔ لیکن کثیر حصہ نمائندگان نے ماہوار رپورٹ کو پسند کیا اس لئے کثرت رائے سے فیصلہ یہی ہوا کہ سکرٹری صاحبان تبلیغ ماہوار رپورٹ دفتر دعوت و تبلیغ میں روانہ کیا کریں۔ اور اس فیصلے کی مزید تشریح و توضیح کرتے ہوئے میں نے ایک مضمون سرکلر بنام جملہ سکرٹری صاحبان تبلیغ روانہ کیا تھا جس میں استدعا کی تھی کہ ہر ایک ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ لیکن مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ سکرٹری صاحبان تبلیغ کے ایک بہت بڑے طبقہ نے اس فیصلہ پر کوئی عمل نہیں کیا اور ایک بہت بڑی فہرست ان احباب کی پیش کی جاسکتی ہے جنہوں نے ایک بھی ماہوار رپورٹ مجلس مشاورت کے بعد سے نہیں بھیجی اور ایک فہرست ایسی بھی دی جاسکتی ہے جو رپورٹ کے بھیجنے تاخیر اور سستی کرتے ہیں۔ ان دونوں طبقوں کے احباب کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا انھوں نے مجلس مشاورت کے فیصلہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اپنے نمائندگان کے فیصلوں کو وہ خود ہی کوئی اہمیت اور عزت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس سے زیادہ تعجب اور افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ جن سکرٹری صاحبان کی طرف سے ہمیں رپورٹ نہیں ملتی ہم انھیں ہر مہینہ کی دس تاریخ کے بعد یاد دہانی کراتے ہیں۔ اور چونکہ ایسے احباب تھوڑے نہیں ہیں اسلئے ہمیں ماہوار ایک کافی رقم اخراجات ڈاک پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اسوقت تک نتیجہ پھر بھی کچھ نہیں اور وہ احباب بالکل خاموش ہیں۔ خط کی رسید تک بھی دینا گوارا نہیں کرتے۔

اس تحریر کے ذریعہ تمام ایسے احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں۔ مجلس مشاورت کے فیصلہ کی (جو درحقیقت اُن کا اپنا کیا ہوا فیصلہ ہے) قدر کریں۔ اور جس انتظام کے ساتھ انھوں نے خود کام کرنے کا تہیہ اور فیصلہ کیا ہے۔ اس میں اب لغزش کھانا ان کے لئے مناسب نہیں ہے مجھے اپنے احباب سے یہ اُمید ہے کہ وہ تبلیغ کرتے ہیں اور ان میں وہ جوش اور اخلاص موجود ہے لیکن ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ ہمیں صرف ایک ماہواری رپورٹ ۱۰ر تاریخ تک مل جانی چاہیئے۔ جس سے ہمیں معلوم ہو کہ احباب کس طریق پر کام کر رہے ہیں اور آیا وہ طریق ان کے مدنظر ہے۔ جو انھیں بتلایا گیا ہے۔

یہ امر بھی مخفی نہ رہے کہ اسوقت تک ہم نے احباب سے بہت رعایت کی ہے۔ ورنہ حق یہ تھا کہ دس تاریخ کے بعد جن احباب سے بھی رپورٹ نہ ملتی ان نام اخبار میں مشتہر کر دیتے۔ اگر سکرٹری صاحبان تبلیغ نے اب بھی کماحقہ توجہ نہ فرمائی۔ تو شاید ہمیں اس پر عمل کرنا پڑے

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ

قلمی جہاد

ہماری جماعت کے کثیر التعداد احباب قلمی جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں مگر نہ معلوم کیوں اسطرف توجہ نہیں فرماتے ہیں ان تمام احباب سے جو اس جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں عرض کرتا ہوں کہ وہ اسطرف توجہ فرمائیں اور تائید سلسلہ میں مضامین لکھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اخبار احمدیہ

مجاہدین شام

مجاہدین شام غالباً قریب منزل مقصود کے پہنچ گئے ہوں گے احباب ان نوجوان کی کامیابی کیلئے دست بدعا رہیں۔

مولوی محمد دین صاحب مبلغ امریکہ کی واپسی

عنقریب جناب ابراہیم صاحب بی۔اے گجراتی لنڈن تشریف لے جانے والے ہیں۔ جہاں وہ مولوی غلام فرید صاحب بی۔اے کو امریکہ جانے کے لئے فارغ کر دینگے۔ مولوی غلام فرید صاحب کے پہنچنے پر مولوی محمد دین صاحب واپس تشریف لائیں گے۔

آل مسلم پارٹیز کانفرنس امرتسر

جناب مولانا مولوی حافظ روشن علی صاحب۔ و جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے و جناب خانصاحب ذوالفقار علی خاں صاحب وغیرہ بغرض شرکت آل مسلم پارٹیز کانفرنس امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔

چندہ خاص تحریک ایک لاکھ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک مکتوب شائع فرمایا ہے۔ جس میں میعاد کے اندر چندہ پورا ہو جانے پر اظہار خوشی فرمایا ہے آئندہ پرچہ میں ان شاء اللہ مکتوب شائع ہوگا

حبیب احمد قریشی ٹیلر شاپ سکرٹری تبلیغ و اشاعت جماعت احمدیہ بریلی۔ اپنی فراخ دستی اور کاروباری امور کی ترقی کے لئے تمام احمدی دوستوں سے درخواست دعا کرتے ہیں احباب دعا فرمائیں +

الاخبار والآراء

(از جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل جالندھری)

لیاقت کا گھمنڈ

"ہمارے مخالفین پر جہاں خدا کی طرف سے اور لعنتیں برس رہی ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے کہ انہیں نظم و نثر پر کوئی قدرت نہیں۔ تقریر کرتے ہیں تو بھونڈی۔ مضمون لکھتے ہیں تو پھسپھسا۔ شعر کہتے ہیں تو لچر۔ قادیانی مسیح کو سلطان القلم ہونے کا دعویٰ تھا۔ مگر حضرت کو عمر بھر چار سطریں بھی صحیح لکھنے کا اتفاق نہ ہوا۔" (زمیندار)

اس میں شک نہیں جس قدر قدرت جناب کو بذریعہ نظم و نثر کسی کو گالیاں دیکر اپنے اخبار کے کالم سیاہ کرنے میں حاصل ہے۔ حضرت مرزا صاحب تو کیا کسی شریف آدمی کو بھی یہ فخر حاصل نہیں۔ آپ ہی بتلایئے جو کچھ آپنے بریلوی علماء کی شان میں اب تک لکھا ہے کیا اس کا کوئی شریف آدمی مقابلہ کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ آپ کی اس لیاقت کی میں داد دیتا ہوں یہ "رحمت" جناب کو مبارک ہو۔

آپ کو اپنی لیاقت پر بہت گھمنڈ ہے مگر جب حضرت اقدس نے اعجاز احمدی کا جواب لکھنے کے لئے آپ لوگوں کو بلایا تھا تو کیوں آپ کی قلمیں ٹوٹ گئیں تھیں یا اسوقت لیاقت کہاں گئی تھی، چیلنج سنتے ہی دم بخود کیوں ہو گئے تھے۔ ہر انسان اپنی تعریف اپنے منہ سے کر کے میاں مٹھو [illegible] سکتا ہے۔ مگر یہ کوئی خوبی نہیں اصل خوبی وہ ہے [illegible] مقابلہ میں ظاہر ہو اگر کوئی [illegible] گیدڑ ثابت ہو۔ پھر وہ اپنے آپکو شیر کہتا پھرے۔ تو کیا لوگ اس کو شیر خیال کرینگے؟

ہو سکتا ہے ظفر الدین والملۃ یہ فرمادیں کہ اب میری معلومات میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ جیل خانے میں مجھے سٹڈی کرنے کا خوب موقعہ ملا ہے۔ اب کوئی ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ تو ان کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ حال ہی میں ہمارے سید و آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کے معارف لکھنے کے لئے چیلنج دیا ہے۔ اگر کچھ دم خم اور لیاقت کا گھمنڈ ہے تو مقابلہ پر آیئے۔

جاپان میں مبلغین اسلام کی ضرورت

معاصر "ہمدم" رقمطراز ہے۔ تمام ممالک عالم میں ایک صرف جاپان ہی ایسا ملک ہے۔ جس پر دین اسلام کا بہت کم اثر پڑا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ وہاں کے لوگ دین اسلام سے قریب قریب ناواقف ہیں کوئی دو برس ہوئے کہ ایک جاپانی مصنف نے اسلام کی نسبت مختصراً یہ لکھا تھا کہ اسلام بھی ایک ایسا ہی دین ہے جیسا کہ عیسائیوں کا رومن کیتھولک مذہب ہے۔ جاپان میں صرف یہی ایک تاریخی اندراج ہے۔ جو اسلام کے بارے میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب تجار چھٹی صدی مسیحی میں ملک چین تک پہنچ گئے تھے۔ اور ساتویں صدی میں سرزمین چین پر مسلمانوں نے پہلی بار قدم رکھا تھا۔ لیکن یہ ابھی تک معلوم نہ ہو سکا کہ انھوں نے کبھی جاپان جانے کی کوشش کی تھی یا نہیں۔ لیکن اب ۳۰۔۴۰ برس سے جاپان کے تعلقات ممالک اسلامیہ سے قائم ہو گئے ہیں اور مسلمان لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ باینہمہ مسلم جاپانیوں کی تعداد ہنوز محدود سے چند ہے اب مسٹر جی ساکومہ ایک جاپانی نومسلم نے جنکو مادری زبان کے علاوہ انگریزی و چینی زبانوں میں بھی مہارت تامہ حاصل ہے۔ جرائد جاپان میں تبلیغ و اشاعت پر توجہ کی ہے۔ یہ صاحب اور اُن کی بیوی جو کوریہ کی رہنے والی ہے معہ دو دیگر کوریہ والوں کے سال گذشتہ میں مسلمان ہوئے تھے نومسلم مذکور نہایت جوشیلے اور کارگذار آدمی ہیں۔ اور شنگھائی سے نکلنے والے ماہواری رسالہ "انوار الاسلام" کے جائنٹ اڈیٹر ہیں یہ رسالہ چینی۔ جاپانی اور انگریزی تین زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اور ایک بین الاقوامی انجمن کا ترجمان ہونے کا دعوے دار ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ملک چین میں اسلام کی بیداری اور کوریہ و جاپان میں تبلیغ و اشاعت و اسلام کی کوشش کی جائے۔ افسوس کہ اسوقت ملک چین میں اسلامی لٹریچر بہت کم ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ چینی زبانوں میں شائع کر کے ملک میں پھیلایا جاوے اس کوشش میں اب تک بہت کم کامیابی ہوئی ہے کیونکہ چینی زبان میں قرآن کا عمدہ اور صحیح ترجمہ ہونا نہایت دشوار ہے۔ لیکن مسٹر ساکومہ کی تحریک کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ملک جاپان میں اسلام کیلئے کوشش عمل میں لائی جائے۔ جاپان میں بہت سمجھدار آدمی ہیں۔ جنکی روحیں آب و صداقت و حقیقت سے سیراب ہونے کے لئے لب تشنہ ہیں اور ان کے خیالات بھٹکے ہوئے ہیں ضرورت ہے ان لوگوں کو اسلام کی بتائی ہوئی صراط مستقیم سے آگاہ کیا جائے اور ان کی روحانی ظلمت کو آفتاب اسلام کی ضیا باریوں سے منور کیا جائے۔ اب تک اسلام کی سب سے زیادہ مخالفت سفید قوموں نے کی ہے۔ لیکن اب ضرورت ہے کہ ان کا حملہ جاپان اور کوریہ پر ہونے سے قبل خود مسلمان سبقت کر کے ان ممالک کو راہ راست پر لے آئیں۔ جاپان کے زیر اثر کچھ عرصہ سے تاتاری مسلمان بھی آگئے ہیں۔ اور چینی مسلمان بھی جاپان آتے جاتے ہیں اور چونکہ اسلام کا ہر فرد مبلغ ہے۔ اسلئے اگر تحریک کی جائے تو ان لوگوں سے بھی فرداً فرداً تبلیغ کا کام لیا جاسکتا ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ مسلمانان ہند اس تحریک کا خیر مقدم کر کے جسطرح ہو سکے تبلیغ کا فرض ادا کرنے کے لئے امداد کریں اور جاپان میں کوئی مسلم مشن قائم کر کے اس کے مصارف برداشت کریں" (وکیل)

حضرت مسیح موعودؑ کے خدام جو بقول زمیندار نالائق اور بے علم ہیں تبلیغ اسلام کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کا کام انجام دے رہے ہیں۔ مگر نامعلوم ملک کے وہ لوگ جو اپنے منہ سے ادیب اور فضلا ہونیکا دم بھرتے ہیں کیوں حصہ نہیں لیتے۔

کیا میں "جاپان میں مبلغین اسلام کی ضرورت" کے نوٹ کی طرف ملک کے مشہور ادیب عالم حضرت ظفر الدین والملۃ کو توجہ دلانے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ وہ اہل جاپان کو اپنے علم سے مستفید فرمادیں اور اس امر کو ثابت کر دیں کہ وہ ان نالائق اور بے علم لوگوں (احمدیوں) سے زیادہ کام کر سکتے ہیں کیا مولانا اس میدان میں آئینگے؟ دیکھئے زمیندار کب روانگی کی خبر شائع کرتا ہے۔؟

اگر مولانا نے جاپان جانے میں سستی کی تو دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔ کہ اسلام کو ایسے عالموں کی (جنکو صرف منہ سے ڈینگیں ہی مارنا آتی ہیں) بالکل ضرورت نہیں۔ یہاں ایسے نالائقوں کی ضرورت ہے (جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کر کے سر ہتھیلی پر رکھ لیا ہو) جو اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیں +

مولانا ظفر الدین والملۃ تو شاید ہی اس نوٹ پر توجہ فرمائیں میں شیر پنجاب اڈیٹر اہل حدیث کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہی جاپان جانے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ کہنا پڑے۔ ؎

ایں خیال است محال است جنوں۔

مولوی مرتضیٰ احسن صاحب کی دورنگی

"صاحب صدر کے بعد دیوبند کے مقرر کے جیفت منخرے صاحب جن کو لوگ دو رنگی بیدر کا خطاب دیتے ہیں۔ اسٹیج پر آئے اور ایکٹ شروع کیا۔ آنے سے پہلے اپنے جماعت کے علماء کو دل کھول کر اپنے پیٹینٹ انداز تمسخر میں کوسا اور بالآخر مطلب کی جو بات بیان کی اس کا خلاصہ زمیندار نے ان الفاظ میں لکھا۔

"حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اگر کسی مسلمان کے اقوال میں ننانوے فیصدی کفر یقینی ہو اور صرف ایک فیصدی ایمان کا شائبہ ہو

تو وہ خارج از اسلام نہیں ہو سکتا بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ہزار نہیں لاکھ نہیں کروڑ اقوال میں سے ننانوے لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے اقوال میں کفر کا احتمال ہو تو جبتک قائل کی نیت اور مفہوم سے خاطر خواہ آگاہی نہ ہو اُسے کافر کہنا ظلم ہے۔ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے ہیں۔ ہمیں کوئی کافر کہا کرے۔"

حضرت شیخ الحدیث کے پر زور رد کے علاوہ اس بیان سے ثابت ہوا کہ مرزائی جماعت مسلمان ہے۔ اور خارج از اسلام نہیں۔ کیونکہ حضرت صاحب ایڑی سے چوٹی تک زور لگائیں تو مرزائیوں کے اقوال میں سے ننانوے لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے کفر ثابت نہیں کر سکتے۔ اور اگر اسی تعداد سے کفر ثابت بھی ہو جائیں تو مرزائیوں کو اب کس منہ سے کافر کہینگے۔"

(الفقیہ)

اگر ایڈیٹر صاحب الفقیہ مولانا مرتضیٰ احسن صاحب کے یہ الفاظ سنیں تو غالباً اس دیو بندی یا دربھنگی سے کوئی شکوہ نہ رہے۔

"آریوں عیسائیوں سے صلح ممکن۔ لیکن ان احمدیوں سے صلح ناممکن ہے۔ احمدی تو آریہ اور عیسائیوں سے بدتر ہیں۔"

.... اتی اگر آپ کو

اس دو رنگی پر اعتراض ہے کہ ایک جگہ کچھ فرماتے ہیں اور دوسری جگہ کچھ تو اس کے لئے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مولانا موقع شناس آدمی ہیں۔ لاہور میں حزب الاحناف کا مقابلہ تھا۔ اور ظفر علی خاں صاحب کی تائید مقصود تھی۔ اسلئے یہ فرمادیا کہ اگر کسی میں ایک فیصدی ایمان کا شائبہ موجود ہو تو وہ خارج از اسلام نہیں ہو سکتا۔ آپ ہی سوچیں اگر وہ ایسا نہ کرتے تو لاہور میں اُن کو کون پوچھتا کیا حزب الاحناف والے ان کو اپنا مہمان بنا لیتے؟

رہا دربھنگی کا دوسرا قول وہ قادیان میں احمدیوں کے مقابلہ پر تھا کہ خواہ سو فیصدی شائبہ ایمان ....

.... احمدیوں میں کیوں نہ ہو۔ مگر ہیں وہ کافر ہی

اب آپ ہی خیال فرمائیں کہ کیا مولانا ان الفاظ کے فرمانے میں موقعہ شناس ہیں یا نہیں؟ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مولانا کو داد دیں گے۔ اور مجبور خیال کریں گے۔ اگر یہ توجیہ آپ کو پسند نہیں تو خیال فرمالیں کہ یہ عمر کا تقاضا ہے بوڑھا آدمی جلدی بھول جاتا ہے۔

مولوی اور داڑھی

اظہار حقیقت

"حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ شیطان انواع و اقسام کی فریب کاریوں سے انسان کو بہکاتا ہے۔ عوام کو تو وہ بغیر کسی تکلیف کے فریب دیکر انھیں شراب۔ جوا۔ زنا وغیرہ کے ارتکاب پر رضامند کر لیتا ہے مگر مولویوں کے پاس آکر اسے ذرا مستعدی اور عیاری سے کام لینا پڑتا ہے۔ اگر وہ کسی مولوی سے چھوٹتے ہی یہ کہے کہ حضرت مے نوشی یا رنڈی بازی کیجئے تو یقیناً مولوی صاحب کو اس حکم کی یک بیک تعمیل میں تامل ہوگا۔ کیونکہ اگر کسی عامی پر مولوی صاحب کی اس حرکت پر اظہار ہو گیا۔ تو مولوی صاحب کے حلوے مانڈے کی خیر مشکل ہے۔ لہٰذا وہ سب سے پہلے انھیں داڑھی پھیلانے کی تلقین کرتا ہے۔ پھر شیطانی تعلیم کے ماتحت ہر ایک گناہ کے ارتکاب کے وقت مولوی صاحب داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہہ دیتے ہیں کہ جب تو ہے تو کیا غم ہے مگر شیطان کا گزارہ نہیں مولویوں تک ہے۔ جن کی زندگی کا مقصد حلوا مانڈا ہے والا پیچ"(زمیندار ۲۰ جون)

مولانا نے اپنا نقشہ اپنی ہی زبان سے کیا ہی اچھا کھینچا ہے۔ اسے جگ بیتی کہنا چاہیئے یا آپ بیتی؟ غرض مولوی صاحب مستحق داد ہیں۔ کیا اب بھی علماء ہم شر من تحت ادیم السماء کی سچائی میں کوئی شک ہے

پانچ بھائیوں کی شدھی

"لوگڑھ آریہ سماج مندر میں پانچ مسلمانوں کی شدھی کی گئی کچھ دوسرے مسلمان بھی اکٹھے ہو گئے۔ لیکن ان سے جب یہ کہا گیا کہ یہ تماشہ نہیں ہے دھرم کی بات ہے۔ اسلئے اگر آپنے شدھ ہونا ہو تو بیشک ٹھہریں۔ وہ فوراً چلے جاویں اسپر وہ مسلمان بھائی چلے گئے اور شدھی انند پورک ہو گئی۔" (آریہ مسافر)

آریہ مسافر نے جو یہ لکھا ہے کہ باقی مسلمانوں کو چلے جانے کے لئے کہا اس کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی میری رائے میں ان کو بیٹھنے دیا جاتا۔ تو وہ فوراً شدھ ہو جاتے۔ کیونکہ جب وہ دیکھتے کہ آریہ ہوتے ہی انسان ان کی برادری میں شامل ہو جاتا ان کے ساتھ کھا پی سکتا۔ ہر قسم کے تعلقات پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس میں اور دیگر آریوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

دوسرے مسلمانوں کے اٹھانے سے معلوم ہوتا ہے ع
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

غالباً کسی وعدے کا ایفاء کرنا ہوگا جو دیگر مسلمانوں کے سامنے نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کی باتوں سے کوئی شدھ ہوتا ہے تو کوئی بڑی بات نہیں سو دو آپ لوگوں کا مذہب اسلام کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔

علماء کرام ذرا غور کریں۔ ایک وقت تک جبکہ یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ تھا۔ حیرت ہے کہ آج مسلمان شدھ ہوں۔ ایسے پاک مذہب (جسکا مقابلہ کوئی مذہب نہیں کر سکتا) کو چھوڑ کر باطل مذہب کو قبول کریں۔ کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں یا ابھی کچھ اور انتظار ہے کاش آپ لوگ غور کریں +

ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے

آریہ مسافر لکھتا ہے:۔

"قرآن سے زیادہ سخت کتاب منافرت کو پھیلانے والی کوئی دوسری نہیں جہاں خود لکھا ہے جاھدوا فی سبیل اللہ۔ یعنی اللہ کی راہ میں لڑو۔"

قرآن کریم تو صرف اُن لوگوں سے جہاد کی اجازت دیتا ہے جو خود ابتدار کریں اور خوامخواہ زمین میں فساد کریں۔ مگر ستیارتھ پرکاش کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے:۔

جو ویدوں اور ویدوں کے مطابق کتابوں کو نہیں مانتا۔ اور ان کے برخلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ ایسے دہریہ کو ذات اور قطار اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے (ستیارتھ پرکاش تیسرا ایڈیشن دوسرا سمولاس صفحہ ۵۱)

کیا اس عبارت کے پڑھتے ہوئے آریہ صاحبان مسلمانوں سے اس امر میں متفق نہ ہوں گے کہ ستیارتھ پرکاش ضبط ہونی چاہیئے۔

خدا کیا چاہتا ہے؟

"مسلمان بھائی جانوروں بالخصوص گائے کی قربانی پر زور دیتے ہیں۔ لیکن قرآن میں صاف صاف تبلا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالے کو نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون پہنچتا ہے البتہ تمہاری پرہیزگاری اس کو پہنچتی ہے۔ کیا مسلمان اس پر عمل کرتے ہیں۔؟" (آریہ گزٹ)

کیوں نہیں! عمل کرینگے کیا۔ کرتے ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں قربانی ہوتی ہے گوشت مسلمان کھاتے اور آپس میں تقسیم کرتے ہیں خدا کے حضور تو صرف اخلاص ہی دیکھا جاتا ہے لیکن اخلاص کے اظہار کے بھی ذرائع ہیں۔ قربانی ایک وہ ذریعہ ہے جس سے [illegible] کہ کس طرح ایک بندہ خدا نے حکم خداوندی کی [illegible] قت نہیں کیا تھا۔ قربانی اس امر کا ثبوت ہے کہ [illegible] جس طرح اپنے خدا پاک کے حکم کے مطابق جانوروں کی قربانی کرنے کو تیار ہیں اگر ان کو اپنے نفوس کی قربانی کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کریں۔

خدا اخلاص اور عمل دونوں چاہتا ہے۔ صرف ایک چیز کا کوئی فائدہ نہیں۔ بغیر عمل اخلاص کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ آپ ہی غور فرمادیں قول وفعل میں تطابق ضروری ہے یا نہیں یہی وجہ ہے کہ آریوں کی بات کا لوگ یقین نہیں کرتے کیونکہ ان کے قول وفعل میں تطابق نہیں کہنے کو تو کہینگے کہ ہم ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں لیکن چھوت چھات کو چھوڑینگے نہیں۔ مسلمانوں کو کتے سے بدتر خیال کریں گے بھلا سوچیں اتحاد ہو تو کیسے ہو۔ کہنے کو یہ بھی کہینگے کہ ہمارا مذہب عالمگیر ہے۔ آؤ تو شدھ ہو جاؤ۔ تم ہمارے بن جاؤ گے لیکن عملاً کبھی شدھ شدہ آدمی سے وہ سلوک ہوا

ہے وہ حقوق دیئے گئے جو ایک نسلی آریہ کو حاصل ہیں۔ ہرگز نہیں۔ جناب عالی قول وفعل کو تطابق ہونا ضروری ہے +

میرا سفر

پہلا خط (بحیرۂ عرب کے پانی سے)

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں عنوان بالا سے میں نے ایک نوٹ لکھا تھا اس وقت میں نہیں سمجھتا تھا کہ اسقدر جلد مجھے ہندوستان سے باہر جانے کا موقع پیش آجائے گا۔ اگرچہ گزشتہ سال جب میں سفر یورپ سے واپس آیا تو مجھے یہ خیال تھا اور بعض اسباب ایسے تھے کہ میں اپریل اور مئی ۱۹۲۵ء میں ایک بار پھر یورپ کے سفر پر جاتا۔ لیکن مئی ختم ہوتے ہوتے یہ سفر ملتوی ہو چکا تھا اور مجھے اسقدر جلد کہیں باہر جانے کی توقع نہ تھی مگر یکایک بعض اسباب پیدا ہوئے اور مجھے ایک سفر پیش آ گیا اس وقت بھی یورپ یا افریقہ کا کوئی عزم نہ تھا لیکن

انسان نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا

میرا سفر ہندوستان سے باہر جانے کا سفر بن گیا۔ اور اسطرح پر میں ۲۰ ؍جون ۱۹۲۵ء کو پی اینڈ او کے ڈاک مشہور جہاز لانجی پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوسرے درجہ کا ٹکٹ لیکر سوار ہو گیا۔ ع

درین دریائے بے پایاں درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک بات!

۲۰ ؍جون ۱۹۲۵ء کو لکڑونیہ نامی جہاز جانے والا تھا جو سات ہزار سے کچھ زائد وزن کا تھا۔ لیکن یکایک اس کے متعلق فیصلہ ہو گیا کہ وہ ۲۰ ؍جون کو نہ جائے گا بلکہ اس کی جگہ رنگ جو گیارہ ہزار کے قریب ٹن کا ہے) جائے گا۔ یہ جہاز وہی ہے جس پر جناب لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند انگلستان تشریف لے گئے تھے یہ جہاز نیا تیار ہوا ہے اور اسی سال ماہ فروری میں یہ سمندر میں لایا گیا ہے غرض اس طوفانی اور متلاطم موسم میں ایک ہلکے جہاز پر جانے کا جو خلجان تھا وہ خدا تعالیٰ نے اسطرح پر رفع کر دیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک یہ جہاز نہایت ہی عمدہ بنا ہوا ہے اسکا ڈیک بہت ہی اعلیٰ درجہ کا ہے مسافروں کی بھی چنداں بھیڑ بھاڑ نہیں۔ درجہ اول و دوم کے مسافروں کی کل تعداد ۱۲۶ ہے۔ میں اس وقت قاہرہ جا رہا ہوں اور انشاء اللہ العزیز عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب سے ملکر آگے قدم بڑھاؤں گا۔ میں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے سلسلہ کے کسی کام کیلئے نہیں جا رہا ہوں بلکہ میں بعض ذاتی کاموں کے لئے جا رہا ہوں گو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میری دلی خواہش اور غرض یہی ہے کہ کسی طرح سلسلہ کی کوئی خدمت کر سکوں۔ واللہ الموفق

جہاز اور اسکا اسٹاف

اس جہاز کا تمام عملہ انگریزی ہے۔ سوائے خلاصیوں اور باورچی خانہ کے خدام کے۔ اول الذکر دکن کے مسلمان ہیں اور دوسرے گواکے کرسچن۔ دونوں پرتگال کی حکومت کے نیچے رہتے ہیں

دکن کے مسلمان قدیم جہاز رانی کے فن کے ماہر چلے آتے ہیں اور ان کی زندگیاں پانیوں ہی میں گزرتی ہیں۔ افسر اور دوسرے لوگ بہت ممنون کن طبیعت رکھتے ہیں اسکی ایک مثال لکھتا ہوں۔

جہاز کا کھانا

جب گزشتہ سال سفر یورپ پیش آیا تھا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کھانے کا ایسا معقول انتظام تھا کہ ہم گویا اس پہلو سے گھر کے دسترخوان کا لطف اٹھاتے تھے۔ اس مرتبہ جہاز کے گوشت وغیرہ کے متعلق مجھے احتیاط کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں پرسر سے ملا اس نے میرے لئے خاص انتظام کر دیا۔ ذبیحہ کا گوشت موجود اور وہ اس پر بھی آمادہ کہ مسلمان باورچی طیار کرے۔ جو خلاصیوں کے لئے رکھا گیا ہے۔ لیکن اصل غرض تو ذبیحہ کی تھی چنانچہ خاص ہدایات نافذ کی گئیں اور ہر کھانے کے وقت ایک انگریز افسر آکر اس کا معائنہ کرتا ہے اور مجھ سے دریافت کرتا ہے میری وجہ سے بعض دوسرے احباب کو بھی آرام ہو گیا ہے عدن سے زندہ مرغیاں خریدنے کا حکم دیدیا گیا ہے اگر میں روانگی سے پہلے بمبئی میں کہتا تو اسکا انتظام وہاں ہی سے شروع ہو جاتا۔

بعض گجراتی ہندو ولایت جا رہے ہیں۔ جو وشنو مذہب کے ماننے والے ہیں۔ میرے مشورہ پر جب وہ اپنی ضروریات پرسر کے اور نوٹس میں لائے ان کے لئے بھی خاص انتظام کر دیا گیا۔ غرض ہر طرح سے مسافروں کی آسائش اور آرام کا خیال رکھا جاتا ہے اور کوئی امر ایسا نہیں ہونے دیا جاتا جو کسی کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچائے۔

گجراتی لڑکوں کا عزم

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ ان گجراتی لڑکوں نے اپنے دھرم گورو سے روانگی سے پہلے ایک عہد کیا ہے کہ وہ کوئی امر اپنے مذہب کے خلاف نہ کریں گے۔ اور جبتک یہ عزم اور عہد انھوں نے نہیں کر لیا ان کو اجازت نہیں دی۔ میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو یورپ کے سفر کے لئے جاتے ہیں خصوصاً طالب علموں کو وہ پہلی ہی منزل پر سب کچھ کھانے لگتے ہیں اور ان میں یورپین روح حلول کرنے لگتی ہے۔ لیکن میں انھیں بڑے غور سے دیکھتا آیا ہوں کہ وہ برابر کھانے کی تکلیف اٹھاتے رہے ہیں۔ مگر اب تک ان کو جنبش نہیں ہوئی اور میں نے مختلف طریقوں سے انھیں ٹٹولا وہ اپنے عہد پر بہت پختہ معلوم ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنے امام کے ہاتھ پر جو عہد کیا ہے وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے یعنی

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

حضرت امام نے ولایت میں رہنے والے احمدی لڑکوں کو جو ہدایات دیں اور اپنے ولایتی خطبات میں جس کیرکٹر کی طرف ان کو توجہ دلائی۔ وہ کوئی مخفی بات نہیں اور وہ اصل کسی قوم کی ترقی کی روح کا وہی راز ہے اگر یہ لڑکے جنھوں نے حق تعالیٰ کی زندہ آیات کو نہیں دیکھا جو محض جذبات کی بنا پر ایک دھرم گورو کے معتقد ہیں ایسا عزم کر سکتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری کسی قدر بڑی ہے اسوقت تک بھی ان میں سادگی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ لڑکے اپنے عزم میں کامیاب ہوں۔

ایک گجراتی لیڈی

سب سے بڑھ کر جس امر نے مجھے نہ صرف حیرت میں ڈالا بلکہ خوش کیا وہ ایک گجراتی لیڈی (ہندو عورت) کا سفر یورپ ہے۔ اس کا شوہر انگلستان میں ڈاکٹری کی تعلیم پاتا ہے اور اب اس نے اپنی بیوی کو بلایا ہے کہ وہ خود ابھی نہیں آسکتا۔ چنانچہ وہ گجراتی خاتون اپنے تین سالہ بچے کو لیکر یورپ جا رہی ہے۔ یہ عورت ہندی اور گجراتی پڑھی ہوئی ہے۔ یورپ کے جانے پر اس نے تھوڑی سی انگریزی بھی سیکھی ہے۔ ہندو عورتوں میں پردے کا التزام نہیں مگر وہ نہایت احتیاط اور شریفانہ رنگ میں سفر کر رہی ہے

میں نے اس خاتون سے انٹرویو کیا۔ اور بعض سوالات اس سے پوچھے جن کی تفصیل میں رسالہ تادیب میں ان شاء اللہ تعالیٰ لکھوں گا۔ مگر ایک سوال کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم یورپ میں جاکر وہاں کی سوسائٹی کے اصول کے موافق غیر مردوں سے ہاتھ ملاؤ گی؟ اس نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ میں نے کہا کہ تمہارا شوہر اپنے دوستوں سے ہاتھ ملانے کو کہے تو اس نے جواب دیا کہ میرا شوہر اس قسم کی تحریک نہیں کر سکتا۔

جہاں ہماری عورتوں کو بعض وقت ریل کے سفر میں بھی گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔ یہ عورت نہایت دلیری سے جہاز کا سفر کر رہی ہے اور مطمئن ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب

۱۹ ؍جون ۱۹۲۵ء کو ٹامس کک کے دفتر سے ہو کر میں کچی سیٹھ اسماعیل آدم صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے گیا۔ تو جناب خواجہ صاحب شیخ عبدالرشید صاحب خلف مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم معہ اپنے بچے کے موجود تھے دو اختلاف رائے رکھنے والے اور بالآخر ایک دوسرے سے جدا ہو جانے والے۔ کسی زمانے کے بھائیوں کا اس طرح پر یکایک ملنا حیرت انگیز ہونا لازمی ہے۔ اور مجھے اپنی قسمت پر تعجب ہوا کہ کبھی نہ کبھی خواجہ صاحب کے ہم سفر کر کے خواجہ صاحب کی بدگمانیوں کے بڑھا دینے کا موجب ہو جاتی ہے۔ میرا اسطرح پر مصر کی طرف جانا۔ اسی جہاز پر جانا جس میں خواجہ صاحب جا رہے ہوں پہلے کی فیصل شدہ بات نہ تھی۔ بلکہ خواجہ صاحب کے سفر کا کوئی علم بھی نہ تھا۔ اور نہ اب وہ اپنے سفروں کا عام طور پر اعلان کرتے ہیں۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ ان کی

روانگی تک یہ خبر صیغہ راز میں رہی ہے اور ایسا ہی ہندوستان کے مختلف سفروں میں اکثروں سنے یہ طریق دیکھا ہے۔ غرض استعجاب اور حیرت کے ساتھ ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور میں ملاقات کے بعد واپس چلا آیا۔ شیخ عبدالرشید صاحب اپنے بیٹے کو جو خواجہ صاحب کے ساتھ ولایت بغرض تعلیم جا رہا ہے چھوڑنے آئے تھے۔

بمبئی سے روانگی

۱۸ رجون ۱۹۲۵ء کو گیارہ بجے ہم بیلا رڈ پیر پر جہاں سے پی اینڈ او کمپنی کے جہاز روانہ ہوتے ہیں پہنچ گئے تھے ڈاکٹری معائنہ کے بعد تختہ جہاز پر ہم چلے گئے۔ روانگی کے وقت بہت لوگ اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو رخصت کرنے آئے تھے۔ مکرمی سیٹھ اسماعیل آدم صاحب اور اُن کے فرزند رشید بھی موجود تھے۔ سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا صاحب کے خلف الرشید بھی موجود تھے۔ میں اور خواجہ صاحب بغیر کسی نمائش اور دھوم دھام کے سادگی سے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے

جہاز میں پہلا دن

ایک بجے ٹھیک جہاز روانہ ہو گیا۔ اور سمندر میں کسی قسم کے تلاطم کا کوئی اثر ہم پر نہیں ہوا۔ دوسرے دن سے لوگوں پر سمندری بیماری کا اثر شروع ہوا۔ اور ۲۳ رجون تک یہ اثر باقی رہا۔ خدا کے فضل سے مجھے قے وغیرہ نہیں ہوئی۔ مگر چونکہ اس بحری بیماری کا علاج لیٹے رہنا ہے میں اپنے حجرہ میں لیٹا رہا۔

۲۲ رجون کو خواجہ صاحب میرے حجرہ میں دریافت حال کے لئے آئے اور اپنی تیار کردہ امرت دھارا بھی ساتھ لائے اور میری پیشانی پر مالش کر دی۔ میں اس ہمدردی کے لئے اُن کا شکر گزار ہوں۔ ان سے معلوم ہوا کہ عزیز عبدالرشید کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا تھا دوسرے دن میں نے بچہ کو جا کر دیکھا اور خدا کے فضل سے وہ اس خطرہ سے نکل گیا الحمد للہ علیٰ ذالک

خواجہ صاحب درجہ اول کے مسافر ہیں اور میں درجہ دوم کا تاہم کبھی کبھی پر لطف مجلس ہو جاتی ہے۔

جہاز پر لوگوں کے مشاغل

جہازوں پر مسافروں کے عام مشاغل کھانا کھانا کچھ کھیل و تفریح اور کچھ ناول پڑھنا اور کچھ گپے مارنا ہوتا ہے جہاز پر ایک لائبریری موجود ہے جس میں سے مسافر پڑھنے کے لئے کتابیں لے سکتے ہیں۔ میری رائے میں صیغہ دعوت و تبلیغ کو جہاز ران کمپنیوں سے خط و کتابت کر کے سلسلہ کی کتابیں ان لائبریریوں میں رکھوانی چاہئیں۔ جہاز پر لوگ عام طور پر فارغ ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے اوقات کے گزارنے کے لئے اکثر کتابیں وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔ اگرچہ امید کم ہے تاہم کوشش تو کرنی چاہیئے۔

حادثات بحری کیلئے تیاری

جہاز کے بحری خطرات کے وقت جو انتظام ہو سکتا ہے وہ لائف بیلٹ پہن کر لائف بوٹس میں سوار ہو جانے کا بہترین انتظام ہے اس کے متعلق مسافروں کو پہلے سے ہدایات دی جاتی ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کی ریہرسل ہوتی ہے چنانچہ ۲۴ رجون ۱۹۲۵ء ساڑھے چار بجے بعد دوپہر اس کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ پر خطرہ کا گھنٹہ بجا تمام لوگ اپنے اپنے کمرہ سے لائف بیلٹ لیکر آ گئے اور تختہ جہاز پر پہن کر کھڑے ہو گئے اور اس وقت لائف بوٹس کے اتارنے کی مشق بھی مختصراً کی گئی۔ اور جہاز کے ہر حصہ کو بند کر دیا گیا۔ گویا وہ جدا جدا حصے تھے ایک حصہ میں اگر پانی آ جاوے تو دوسرا محفوظ رہے تھوڑی دیر تک یہ نظارہ قابل دید تھا۔ تمام چھوٹے بڑے عورت مرد مسافر محافظین جہاز اپنی اپنی پیٹیاں پہن کر کھڑے تھے اور ہر صیغہ کے کارکن کام میں مصروف غرض ایسی مصروفیت کا نظارہ تھا کہ عقل حیران ہوتی تھی ایسے اوقات میں حواس باختگی نہ ہو اور ہر شخص اپنے فرض منصبی کی ادائیگی کے لئے کمر بستہ تیار رہے تب ہی نجات کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ اس ریہرسل کے بعد تمام کاروبار اپنے معمولی طریق پر جاری ہو گیا اور لوگ اپنی کھیلوں اور مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔

جہاز کیا ہے ایک شہر رواں ہے جو نیلگوں آسمان کے نیچے نیلگوں سمندر پر جا رہا ہے۔ قرآن مجید میں سمندروں میں چلتی ہوئی کشتیوں کو ایک آیت اللہ بتایا گیا ہے اور حقیقت میں جب انسان اس پر غور کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی وسیع در وسیع قدرتوں اور اس کی ہستی کی بے شمار آیات اس میں نظر آتے ہیں اور مومن کا ایمان بڑھتا ہے

(باقی آئندہ)

غیر احمدی صاحبان سے چند سوالات

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں بہتی ہے نہر خوشگوار

سوال نمبر (۱) تمام علامات صغریٰ یعنی وہ علامات جنکا وجود مہدی موعود کے لئے پیش خیمہ تھا پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً:-

(۱) نصاریٰ کی حکومت کا تمام روئے زمین پر پھیل جانا۔
(۲) عموماً لوگوں کا خصوصاً علماء کا یہودی صفت ہو جانا۔
(۳) قرآن شریف کا اُٹھ جانا۔
(۴) تجارت کا پھیلنا یہاں تک کہ تاجر کا زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک مال لے جانا۔
(۵) قلم کا غلبہ۔
(۶) شراب خوری کی کثرت
(۷) زناکاری کا کھلم کھلا ارتکاب
(۸) جھوٹی گواہی کثرت۔
(۹) لوگوں کا دنیا میں محو ہو جانا اور روپیہ جمع کرنا۔
(۱۰) ناجائز ولادت والے بچوں کی کثرت۔
(۱۱) خلاف وضع فطرت جرائم کا ارتکاب
(۱۲) کثرت ارتداد اور مختلف مذہبی خیالات کا پیدا ہو جانا۔ یہاں تک کہ باپ بیٹے سے الگ اور بھائی بھائی سے الگ ہونا۔
(۱۳) اسلام میں مختلف فرقوں کا پیدا ہو جانا۔
(۱۴) اسلام میں ایسی عورتوں کا کثرت سے پیدا ہو جانا جو بظاہر لباس پہنے ہوئے ہوں مگر درحقیقت برہنہ ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

علاوہ اس کے وہ تمام علامات بھی جو مہدی کی زندگی کے متعلق احادیث میں مرقوم تھیں پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً:-

(۱) رمضان کے مہینے میں تیرھویں تاریخ کو چاند گرہن اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن۔ یہ دونوں نشانات ۱۳۱۱ھ میں ظاہر ہوئے۔
(۲) شیر اور بکری کا ایک گھاٹ پہ پانی پینا۔ یعنی امن اور انصاف کا ہونا۔ اس علامت کے پورا ہونے میں اگر ہم احمدیوں کی بات پر اعتبار نہ ہو تو دیکھیئے سردار اودھم سنگھ صاحب امرتسری حکومت انگریزی کے متعلق کیا فرماتے ہیں ؎

مرحبا اے دوست برطانیہ صد مرحبا
تیرے عدل و داد کا ہر ایک ہے مدحت سرا
ہے زباں پر سب کے افسانہ ترے انصاف کا
شیر بکری پیتے ہیں اک گھاٹ پانی بر ملا

(۳) زلزلوں کا کثرت سے آنا۔
(۴) طاعون کا نکلنا۔
(۵) ستارہ ذوالسنین یعنی دمدار تارہ طلوع ہونا۔ یہ نشان ۱۸۹۶ء میں ظاہر ہوا۔
(۶) اونٹوں کا بیکار ہونا۔ بوجہ ریل۔
(۷) حج کا رک جانا وغیرہ وغیرہ۔

پس یہ تمام پیشگوئیاں فرمودہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پوری نہیں ہوئیں تو اور

کسی مہدی کا پتہ

بتلایا جائے جس کے لئے پوری ہوئی ہیں۔ اور یاد رہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کی طرف مبعوث ہونا تھا اسنے مطابق حدیث ان اللہ یبعث لهذه الامة علی رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱) صدی کے سر پر ہی ہونا تھا۔ مگر صدی بھی اب نصف کے قریب گزر گئی ہے فتدبروا یا اولی الابصار۔ ہاں اگر کسی اور مہدی کا پتہ نہ بتلا سکو اور حضرت مرزا صاحب کو بھی جو تیرھویں صدی میں پیدا ہو کر چودھویں صدی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ نہ مانو تو پھر آپ کے نزدیک تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام مندرجہ بالا پیشگوئیاں [illegible]ہی نکلیں۔

فاتقوا اللہ وتوبوا الی بارئکم

سوال نمبر ۲۔ باوجود ان سب نشانات مذکورہ بالا کے پورا ہونے کے اگر تم اسلئے نہیں مانتے کہ بعض مولوی

مولوی یا ملاں ان پر کئی قسم کے اعتراضات اور ٹھٹھے کرتے ہیں اور ان کے ماننے والوں کو ملامت کرتے اور حتی الوسع تکالیف بھی دیتے ہیں تو پھر کسی ایسے

نبی یا فرستادۂ خدا

کا نام لو جس پر اعتراض اور ٹھٹھے نہ کئے گئے ہوں یا اسکے ماننے والوں کو ملامت نہ کی گئی ہو اور وہ تکالیف نہ دیئے گئے ہوں۔ اور مہدی کے متعلق تو احادیث میں آیا ہے کہ اس کی مخالفت ہو گی اور مولوی اس کی تکفیر و تضلیل کرینگے (ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳)

سوال نمبر (۳) - اگر حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا تھا اور جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں قتل کیوں نہ کرایا۔ اور کیوں دعوے ماموریت کے بعد ۲۶ برس کی مہلت دی حالانکہ آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین (پارہ ۲۹) میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مفتری کبھی ہلاکت سے نہیں بچ سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر رہ سکتا ہے تو کوئی تو نظیر پیش کرو۔

سوال نمبر (۴) - خدا کے فرستادہ اُن کی سچائی کی ایک دلیل یہ ہے کہ انھیں بعض بڑے بڑے علماء زمانہ مان لیتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے

اولم یکن لھم اٰیۃ ان یعلمہ علماؤ ا بنی اسرائیل (سورۃ الشعراء) ایسا ہی حضرت مرزا صاحب کو ان کے زمانہ کے بعض بڑے بڑے چوٹی کے علماء نے مان لیا۔ مثلاً مولوی نورالدین صاحب بھیروی۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی وغیرہ اور اب بھی ہزاروں کی تعداد میں انھیں ماننے والے علماء موجود ہیں۔ جنکی مختصر فہرست ہم طلب کرنے پر پیش کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ضرورت نہیں کیونکہ ہر مید ان میں فتح کا سہرا انھیں کے سر پر ہوتا ہے

پس اگر یہ دلیل خدا کے فرستادوں کی سچائی کی نہیں ہے اور حضرت مرزا صاحب اس سے سچے ثابت نہیں ہوتے تو کسی جھوٹے مدعی نبوت میں اس کی نظیر پیش کرو۔ اور ساتھ ہی اسکے زمانہ کے ان علماء کی فہرست بھی جنھوں نے اسکو مانا تھا۔

سوال نمبر (۵) - حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے بعد اب نصف صدی کے قریب گزر گئی ہے اور ان کے پیرو دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں ان کی زندگی میں بھی موجود تھے۔ اور اب بھی موجود ہیں اور اب ان کے خلیفہ ثانی کا زمانہ ہے جنکی کوششوں سے خدا کے فضل سے سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے اور احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے پس ایسی کامیابی اللہ تعالیٰ کے ارشاد ومن اظلم ممن افتری علی اللہ او کذب باٰیتہ انہ لا یفلح الظالمون کے ماتحت کسی جھوٹے مدعی نبوت کو نہیں مل سکتی۔ اگر مل سکتی ہے تو نظیر پیش کرو۔

سوال نمبر (۶) خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی صداقت کی ایک یہ بھی ہے کہ ان کے دعوے سے پہلے کی زندگی بھی پاک اور بے نقص ہوتی ہے۔ اور باوجود دنیا میں اس امر کا اعلان کرنے کے کوئی شخص کسی قسم کا کوئی عیب ان کی گزشتہ زندگی میں نہیں بتلا سکتا۔ چنانچہ نبی کریم صلعم کی صداقت کی ایک یہ دلیل اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون یعنی اے محمد تو کفار کو کہہ دے کہ میں نے اپنے دعوے سے پہلے ایک عمر تمہارے درمیان گزاری ہے۔ پس تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔ ایسا ہی حضرت مرزا صاحب کو الہام ہوا ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون ٥ چنانچہ انھوں نے بڑے زور کے ساتھ مخالفین کو للکارا کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی میں کوئی میرا جھوٹ یا فریب یا نقص ثابت کرو۔ لیکن سب مخالفوں نے اس معاملہ میں سکوت اختیار کی۔ پس اگر یہ دلیل حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی نہیں ہے تو کسی جھوٹے مدعی میں اس کی مثال پیش کرو۔ کہ اس نے بھی اپنی پہلی زندگی کے پاک اور بے عیب ہونے کا اعلان کیا ہو اور لوگ خاموش رہے ہوں

سوال نمبر (۷) اللہ تعالیٰ کے فرستادوں اور انبیاء کی صداقت کی ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے غیب پر کثرت سے مطلع کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو کثرت کے ساتھ مطلع نہیں کرتا۔ مگر اسی کو جسے رسول بنا کر چن لیتا ہے ٭

اگرچہ بعض باتیں انسان قبل از وقت اپنے تجربہ اور علم کی بنا پر بتلا سکتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے غیب سے وہ غیب مراد ہے جسے انسان اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر قبل از وقت ہرگز نہیں بتلا سکتا۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے صدہا باتیں قبل از وقت ایسی بتلائیں جو اپنے وقت پر بالکل صحیح نکلیں۔ منجملہ اُن کے سوا سو کے قریب پیشگوئیاں ان کے رسالہ نزول المسیح میں درج ہیں۔ جن کے متعلق مولوی ثناء اللہ کو بھی چیلنج دیا گیا تھا کہ ان میں سے جتنی پیشگوئیاں غلط ثابت کرے اُتنے ہی سو روپیہ اس کی نذر کیا جاوے گا۔ مگر مولوی ثناء اللہ ایک پیشگوئی بھی غلط ثابت نہ کر سکا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اور اپنے دعوے میں صادق تھے۔ ورنہ کسی ایسے آدمی کا نام پیش کرو۔ جنکی ایک سو پیشگوئیاں مندرجہ بالا ارشاد الٰہی کے ماتحت صحیح نکلی ہوں۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین

پس اگر نہ کر سکو تم اور ہرگز نہ کر سکو گے تم۔ پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے

اے بھائیو!

خدا کے ماموروں کا انکار ایک گندی موت ہے اس سے بچو اور بدگمانی ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ۔ اس بدگمانی نے ہی نے لاکھوں خسر الدنیا والآخرۃ کے لئے گڑھے میں پھینک دیا۔ ع

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اسکا ہووے ستیاناس اس نے بگڑے ہوشیار

اس بدگمانی نے ہی فرعون جیسے زبردست بادشاہ کو غرق کرایا اور اسی نے ابوجہل اور ابولہب جیسے ہوشیاروں کو تباہ و برباد کیا۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

آپ کا خیر خواہ :۔ غلام علی احمدی ساکن راجیکی حال مدرس مدرسہ سعد اللہ پور ضلع گجرات

ایک عرض

مدیر صاحب الحکم بحیرۂ عرب کے پانی کو اس موسم تلاطم میں عبور کرتے ہوئے غالباً مصر پہنچ گئے ہوں گے۔ اگرچہ یہ سفر ان کا ذاتی ہے مگر سلسلہ حقہ کی تبلیغ و اشاعت کو بھی وہ اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔

جہاں احباب اُن کے بخیر و عافیت واپس آنے کے دست بدعا ہوں۔ وہاں اُن کی غیر موجودگی میں اُن کے ذمہ جو بقایا ہے اُس کو صاف فرمادیں۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ہمارے بعض مہربانوں نے سال بھر (بلکہ اس سے بھی زیادہ) تک اخبار لیتے رہنا اور وی پی پہونچنے پر واپس کردینا۔ بھلا سوچیں تو یہ کونسا انصاف ہے

کیا میں آئندہ اُمید رکھوں کہ وہ اپنے ہمت شکن طریق کو بدلکر ہمت افزا اور حوصلہ کن طرز عمل اختیار کرینگے

یاد رہے الحکم سلسلہ کی ۲۷ سال سے جو خدمت کر رہا ہے وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔

(یوسف بن یعقوب)

پیمانہ "کیا ہے؟

پیمانہ - ایک علمی ادبی اور تاریخی ماہوار رسالہ ہے جو آگرہ سے شائع ہوتا ہے

پیمانہ - ۱۹۲۳ء سے اب تک برابر جاری ہے

پیمانہ میں ہر مہینے ایک نادر ولاجواب تصویر ضرور ہوتی ہے اور ہر تصویر پر ایک نظم -

پیمانہ میں ہر ماہ ایک لرزا دینے والا ڈراما اور دو نتیجہ خیز فسانے ضرور ہوتے ہیں

پیمانہ میں تمام ملکی خواتین اپنے مضامین نثر و نظم بھیجتی ہیں - جنکے ایک خاص باب بعنوان "نسایات" قائم ہے

پیمانہ میں تحقیقی اور نئے مضامین زیادہ ہوتے ہیں - ترجمہ شاذ و نادر - اخذ و نقل بالکل نہیں -

پیمانہ میں صرف مشہور اساتذہ کا کلام شائع ہوتا ہے

پیمانہ میں ملکی خبریں دنیا دی حادثات اور مخصوص واقعات ترکی عربی اور انگریزی اخبارات سے ترجمہ کر کے ہر مہینہ بصیغہ "معلومات" شائع کئے جاتے ہیں -

پیمانہ میں ہر نثر مضمون کے بعد ایک ادبی نئی نظم ضرور ہوتی ہے اور اس طرح سب سے زیادہ نظمیں پیمانہ شائع کرتا ہے - جس میں سے ہر نظم اختراع فائقہ ہوتی ہے

پیمانہ میں ادب لطیف اور خوبصورت اردو کے بہترین نمونے ہوتے ہیں -

پیمانہ میں کائنات کی بہترین معلومات کے زود ترین اشاعت کا معتبر انتظام ہے

جولائی ۱۹۲۵ء سے حجم ۸۰ صفحہ ماہوار - سائز ۲۰×۳۰ قیمت سالانہ پانچ روپے آٹھ آنے معہ محصول نمونہ آٹھ آنے

نمونہ کسی طرح بھی مفت نہیں بھیجا جاتا ہے - جولائی ۱۹۲۵ء سے "پیمانہ" کی چوتھی جلد شروع ہے

اطلاع خریداری مع زر سالانہ ابھی بھیجئے تاکہ آپ کا نام رجسٹر کر لیا جائے

المعلن

منیجر "پیمانہ" آگرہ

عید الضحیٰ

خوشی کا مقام ہے کہ بتقریب عید کی تقریب پر صوبہ پنجاب میں کوئی خاص غیر معمولی یا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا مختلف اقوام کے افراد نے ضبط و تحمل کی سپرٹ کا اظہار کیا ہے احمد پور (ضلع جھنگ) اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتی ہیں کہ وہاں کے ہندو مسلمانوں میں اسوقت بڑے اچھے تعلقات قائم ہیں وہاں جب عیدگاہ میں جب عید کی نماز ہو چکی تو ہندوؤں کی طرف سے امام کو ایک عمامہ اور ایک لنگی اور دو روپیہ نقد کا خلعت پیش کیا گیا - جتنے مسلمان موجود تھے - تمام کے تمام ہندوؤں نے اپنے خرچ پر شربت پلایا - اظہار مودت کے طور پر اس موقع پر گولے وغیرہ بھی چلائے گئے - مسلمانوں نے ہندوؤں کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ ہم بھی آئندہ دسہرہ کے تیوہار پر اسی قسم کے طرز عمل سے پیش آئینگے - مسلمانوں نے صرف بکری کی قربانی کی -

احمد پور وہ جگہ ہے جہاں ابھی کوئی دو سال ہوئے ہندو مسلمانوں کے تعلقات سخت کشیدہ تھے

بقایا دار اپنا اپنا بقایا صاف فرمائیں

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے!!

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت مومن کی سعادت ہے اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ

تلاوت کی اصل غرض عمل ہے

علمی اور اعتقادی قوتوں کا نشو و نما اسوقت تک ممکن نہیں ہوتا - جبتک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ترجمۃ القرآن شروع کیا گیا ہے - اسمیں بامحاورہ اور ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے

قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے

یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین کے اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں - اور

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں آپ کی تحریروں اور ملفوظات حضرت مسیح موعود مغفور کی تحریروں - ملفوظات - اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات

ان کو آپنے اب تک نہیں پڑھا؟

اگر نہیں - تو ضرور پڑھیں - اس میں نور - ہدایت اور شفا ہے

ھدیہ فی پارہ صرف ۱/۸ آنے

دفتر الحکم قادیان شریف ضلع گورداسپور سے طلب کرو